اطلاع ضروری

چونکہ یہ کتاب خاص واسطے مومنین شیعہ کے ہی لہذا
حضرات اہلسنت وجماعت نہ خریدین نہ دیکھین

بتوفیقات یزدانی درین ولا رسالہ عجالہ مسمّی بہ

تنبیہ الاطفال

در اثبات مسئلہ تقیہ [illegible]

سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ عیسوی

کہ از جملہ مصنفات جناب مستطاب ہدایت و رشادت
مآب مجتہد العصر بحر العلوم جناب سید علی محمد صاحب قبلہ دام ظلہ

بپاس خاطر سید بنیاد علی طولعمرہ وزاد علمہ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ والحمد للہ

پھر یہہ رسالہ تنبیہ الاطفال شامل ہی بہت بڑی فائدون پر مومنون کے
لڑکون کی لئی اور اوسمین اونیس ۱۹ تنبیہین ہین

پہلی تنبیہہ ۱ ہر مومن پر واجب و لازم ہی کہ اپنی لڑکون کو تعلیم کری کہ اگر کوئی
تجہسی پوچھی کہ تو کسکا بندہ ہی تو جواب دی کہ مین خدا کا بندہ ہون پھر اگر وہ پوچھے
کہ کاہی سی جانا تونی کہ کوئی خدا ہی اور تو اوسکا بندہ ہی تو کہہ کہ دیکھنی سی اس عالم
کی مینی جانا کہ کوئی اسکا بنانی والا ہی اسلئی کہ خود بخود کچھہ نہی بنائی چیز بی بنانی والے
کی محال ہی —

دوسری ۲ تنبیہہ اگر پوچھین کہ ایک خدا ہی یا کئی ہین تو جواب دی کہ ایک
ہی تو خدا ہی کوئی اوسکا شریک اور ساجہی دار نہین اگر پوچھین کہ کاہی سی تو نی
جانا کہ خدا ایک ہی کہہ اس سبب سی کہ اگر کئی خدا ہوتی تو انتظام عالم مین خلل
واقع ہوتا اسلئی کہ ممکن تہا کہ ایک کچھہ قصد کرتا اور دوسرا خلاف اوسکی ارادہ کرتا

پہلی تنبیہہ

دوسری تنبیہہ

تیسری تنبیہ

تنبیہ تیسری اگر پوچھین کہ ثبوتی اور سلبی صفتین جناب باری کی کئی ہین
جواب دی کہ ثبوتی صفتین آٹھہ ہین پہلی خدا قدیم ہی یعنی ہمیشہ سے
ہی اور ہمیشہ رہیگا دوسری قادر و مختار ہی کسی امر مین بی اختیار و مجبور
نہین جسی چاہی نیست و نابود کری اور جسی چاہی خلعت ہستی پہنائے
تیسری عالم و دانا ہی اور ہر ایک چیز سی واقف و آگاہ ہی چوتھی زندہ ہی
کبھی موت و فوت اوسکی لئی نہین پانچوین مدرک ہی یعنی دریافت کرتا ہی
بغیر حواس خمسہ اون چیزون کو کہ جنہین ہم حواس خمسہ یعنی دیکھنی سننی سونگھنی
اور چکھنی چھونی سی دریافت کرتی ہین — چھٹی مرید کارہ ہی یعنی کام اوسکی
اوسکی ارادہ سی واقع ہوتی ہین اور بندون کو حکم کرتا ہی نیک کام بجا لانے
کا اور بری کامونکو منع کرتا ہی — ساتوین متکلم ہی یعنی پیدا کرنے والا
کلام کا ہی جس چیز مین چاہی فوراً کلام و آواز پیدا کردی — آٹھوین
صادق ہی یعنی سچا ہی اور سلبی صفتین بھی آٹھہ ہین پہلی یہہ کہ خدا کا کوئی
شریک اور ہمسر اور ساجھی نہین دوسری اوسکی صفتین اوسکی ذات
سی الگ نہین بلکہ وہ بذات خود مظہر ان سب ذاتی صفتونکا ہی تیسری
جسم نہین چوتھی مکان و مقام و جہت و سمت نہین رکھتا پانچوین
نہ کسی بدن مین پیٹھ جاتا ہی اور نہ کسی بدن کی بھیس مین آتا ہی اور نہ کسی بدن
سی ایک ہو جاتا ہی اوسکا دیکھنا ممکن نہین — چھٹی ہرتی پھرتی اولٹتی بدلتی
صفتونکی وہ لایق نہین اور نت نئی کیفیت کا اوسمین پیدا ہو جانا ممکن نہین

چوتھی تنبیہ

تنبیہ چوتھی اگر پوچھین کہ عدالت جناب باری مین کیا اعتقاد ہی

جواب دی کہ بلاشبہہ وہ عادل ہی کسی پر ظلم نہین کرتا اسلئی کہ ظلم اور بُری بات سی خدا بری ہی تنبیہ پانچوین اگر پوچھین کہ خدا نی بندون پر کیا واجب کیا اور خود اوسپر کیا واجب ہی بندونکی حقمین کہہ کہ خدا نی بندون پر عبادت واجب کی ہی اور اپنی اوپر لطف و احسان اگر پوچھین کہ لطف خدا حال پر بندون کی کیا ہی کہہ کہ بہیجنا پیغمبرون کا اور مقرر کرنا اماموںکا ہدایت خلق کیلئے تاکہ وہ پہچانین خدا کو اور باز رہین گناہون سی اور بسبب اوسکی داخل بہشت ہون —

تنبیہ چہٹی اگر پوچھین کہ دنیا مین کتنی نبی گذری ہین جواب دی کہ گنتی مین پیغمبرون کی اختلاف ہی اور مشہور ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر ہین —

تنبیہ ساتوین اگر پوچھین کہ عصمت مین پیغمبرون کی کیا اعتقاد ہی کہہ کہ نبیون سی اول عمر سی آخر عمر تک کوئی گناہ چہوٹا یا بڑا جان بوجہہ کی یا بہول چوک کی بہی سرزد نہین ہوتا —

تنبیہ آٹہوین اگر پوچہین تو کس نبی کی امت مین ہی کہہ کہ مین امت مین جناب رسالتماب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہون جو بیٹی حضرت عبد اللہ کے تھے اور حضرت عبد اللہ حضرت عبد المطلب کے بیٹی تھی اور وہ حضرت ہاشم کے اور وہ حضرت عبد مناف کے اور دلیلین اونکی نبوت کی بہت ہین منجملہ قرآن مجید ہی اسلئی کہ ہر چند بہت سے فصیح و بلیغ لوگ درپی اوسکی جواب کی ہوی لیکن ایک آیت کا بھی جواب نہ ہو سکا اور ویسا کلام لا سکی

پانچوین تنبیہ

چہٹی تنبیہ

ساتوین تنبیہ

آٹہوین تنبیہ

تنویں / تنبیہ

تنبیہہ نوین اگر یوں کہیں کہ دافق حدیث پیمبرؐ سَتَفتَرِقُ اُمَّتِی
بَعدِی عَلیٰ ثَلٰثَۃٍ وَسَبعِینَ فِرقَۃً کُلُّھُم فِی النَّارِ اِلَّا
وَاحِدَۃً یعنی بہت جلد تہتر ہوجائیگی میری امت تہتر فرقون
اور جہتون پر کہ وہ سب جہنم مین جائینگی مگر ایک جتہا اونمین سی نجات
پائیگا ضرور ہی کہ ساری امت حضرت مین سی فقط ایک فرقہ اور جتہا ناجی
ہو پس تو نی کون فرقہ ناجی ٹھہرایا اور اوسکا مذہب اختیار کیا کہہ مینی مذہب
برحق اثنا عشری فرقی کا اختیار کیا اگر کہین کہ کا ہی سی جانا تو نی کہ یہہ مذہب
برحق ہی کہہ اس سبب سی کہ یہ مذہب اہلبیت عصمت وطہارت ہی اور نجات
منحصر ہی اونہین کی پیروی مین اگر کہین کہ تجھی کیونکر معلوم ہوا کہ یہہ مذہب
اونکا ہی کہہ جسطرح تمہین معلوم ہوا کہ مذہب حنفی لوگون کا مذہب ابو حنیفہ
کوفی کا مذہب ہی اور شافعی لوگونکا شافعی کا اور مالکیون کا مالک کا اور حنبلیونکا حنبل
کا ہی یعنی جیسا راویون اور تابعون سی تمہین تمہاری مذہب کا حال معلوم
ہوا اوسیطرح ہمین اپنی مذہب کا حال معلوم ہوا اگر کہین کہ کیا دلیل ہی
حق ہونی پر مذہب اہلبیت کی جواب دی کہ سیکڑون معتبر حدیثین جو
شیعہ سنی دونو کی کتابون مین لکہی ہین اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ
مَا اِن تَمَسَّکتُم بِھِمَا لَن تَضِلُّوا بَعدِی کِتَابَ اللّٰہِ وَعِترَتِی
اَھلَ بَیتِی لَن یَفتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الحَوضَ یعنی بلاشک مین
اپنی بعد چہوڑی جاتا ہون تم مین دو بہت بڑی چیزین کہ اگر پیروے
کروگی اونکی تو کبہی گمراہ نہ ہوگی ایک اونمین سی خدا کی کتاب قرآن مجید ہے

ہی اور دوسری میری اہلبیت کہ ہرگز جدائی نہ ہوگی اون دونون کی آپس
مین یہان تک کہ حوض کوثر پر میری پاس پونہچین اور مثل روایت مثل
اَهلِ بَیتی کَمَثَلِ سَفِینَةِ نُوحٍ مَن رَکِبَهَا نَجیٰ وَمَن تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ
وَهَوىٰ یعنی میری گہروالونکی مثال نوح کی ناؤ کی مانند ہی کہ جو اوس پر چڑہا اوسنی
چہٹکارا پایا اور جو اوس سی الگ تہلگ رہا وہ ڈوبا اور ہلاک ہوا پہر اگر کہین
کہ اصحاب کی باب مین بہی ایسی حدیثین ہین چنانچہ جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَصحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِم اِقتَدَیتُم اِهتَدَیتُم
یعنی اصحاب میرے ستارونکی مثل ہین اونمین سی جسکی پیروی کروگی تو ہدایت پاؤگے
پہر شیعہ اونکی کہین ہین کرتی کہہ کہ جواب اسکا کئی طرح سی ہی پہلی یہ کہ اونکی یہ
حدیثین اونہین کی نزدیک معتبر ہین نہ ہماری نزدیک اور ہماری اگلی حدیثین
دونو فریق کی نزدیک معتبر ہین اول یہ کہ ایسی حدیثین فقط مخالفین کے
کتابون مین ہین بخلاف حدیث ثقلین وہ حدیث سفینہ وغیرہ کی کہ وہ متفق
علیہ فریقین مین ہین لیس عمل کرنا اوس پر سبکو لازم ہوگا دوسری بالفرض
اگر یہ حدیث صحیح بہی ہو تو مراد اصحاب سی وہ لوگ ہین کہ سب حکمونمین اور
مناہیونمین تابعدار ہوں پیمبر کی اور اونکی گہرانی کی مثل حضرت سلمان وابوذر
وعمار رضی اللہ عنہم کی نہ وہ منافق مصاحب کہ جو نری گہری صحبت
نبی ہو پائین اور پہر حضرت کی قصد کرکی ہمیشہ ہرمی اور بی انصافی سی اونکی
اہلبیت کہ حق متہین اور اونکی ذاتی چاہا اور پہت پہیر کرکی اوسی ہڑپ کرجائین
اور ا... کی خلاف کرین ایسی لوگونکو فقط زیارت نبی کچہ کام نہ

نہ اونکی شعر ہر کہ از روی بہ بہبود نداشت ٭ دیدن روی نبی سود
نداشت ٭ اور ایسی نمک حرام صاحبونکی حقمین حضرت کیونکر فرمائینگی
کہ وہ مثل تارونکی ہین ہان مگر مراد وہ تارے ہون کہ جو نحوس ہین شعر
صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند ٭ ولی بعضی کواکب نحس و شوم اند ٭ تیسرے
یہ کہ فریقین کی نزدیک صحابہ معصوم نتھی بخلاف اہلبیت علیہم السلام کہ آیہ تطہیر
شاہد عدل ہی اونکی عصمت پر اور ظاہر ہی کہ جو خود گنہگار ہوگا وہ اورونکو
کیا ہدایت کریگا ٭ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ٭ دسوین تنبیہ
اگر پوچہین کہ پیغمبر کی وہ نایب کہ جنکی تابعداری واجب و لازم ہو
حضرت کی بعد کئی ہین تو جواب دی کہ بارہ بنی اسرائیل کی نقیبون اور
سردارون کیطرح اگر پوچہین کہ کہا سی جانا تو فی کہہ حدیث معتبر مین
جناب رسالت مآب ؐ فرماتی ہین یکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ
کلہم من قریش یعنی میری بعد بارہ خلیفہ اور امام ہونگی کہ وہ سب قریش
سی ہونگی اور اور بہی بہت سی حدیثین اس مضمون پر دلالت کرتی ہین
اور معتبر کتابون مین دونو فریق کی تحریر ہین پہر اگر استفسار کرین کہ متبرک
نام اونکی کیا ہین کہہ پہلی حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام دوسری حضرت
امام حسن علیہ السلام تیسری حضرت امام حسین علیہ السلام چوتہی
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پانچوین حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام چہٹی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ساتوین حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام آٹہوین حضرت امام علی رضا علیہ السلام

دسوین تنبیہ

نوین حضرت امام محمد تقی علیه السلام دسوین حضرت امام علی نقی علیه السلام
گیارهوین حضرت امام حسن عسکری علیه السلام بارهوین حضرت صاحب العصر
والزمان حضرت امام محمد مهدی علیه السلام —

تنبیه گیارهوین

تنبیه گیارهوین اگر سوال کرین که بعد پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله کے هر وقت
اور هر زمانه مین امام کا هونا ضرور هی یا کوئی زمانه اوس سی خالی بهی هوتا هے
جواب دی که اعتقاد میرا یه هی که کوئی زمانه اور کوئی ساعت خالی امام اور نائب
پیغمبر ع سی نهین اگر کهین که دلیل اسکی کیا هی جواب دی که حدیث ثقلین که سابق
مین مذکور هوئی اسلئی که وه دلالت کرتی هی اس امر پر که اهلبیت علیهم السلام
اور قرآن مین جدائی نهوگی قیامت تک تو ضرور هی که هر زمانه مین کوئی اهلبیت
علیهم السلام سی قرآن مجید کی ساتهه دنیا مین پایا جاوی اور سوا اوسکی جناب
رسالتمآب ص کی یه حدیث هی مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ
مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً یعنی جو شخص که تمام عمر اپنی امام زمانه کو نه پهچانے
تو موت اوسکی مثل موت کافرون کی هوگی اگر کهین که اس زمانه مین امام کون هی
تو جواب دی که حضرت صاحب العصر والزمان صلوات الله وسلامه علیه که حکم
الهی سی غائب هین اور زنده هین اور جب حکم خدا هوگا تو ظهور فرمائینگے اگر کهین
که امام غائب سے کیا فائده کهه فائده امام غائب مثل فائده اوس آفتاب کی هی که ابر مین
پوشیده هو اور وجود ذیجود حضرت صاحب الامر علیه السلام کا دنیا آخرت
کی آفتونسی امن و امان کا باعث هی ساری خدائی کی لیے چنانچه حدیث مین هے
جیسا که ستاری آسمان والونکی لیے امن و امان کی موجب هین اوسیطرح میرے

اہلبیت سی زمین والون مین امن و امان ہی حکایت مین ہی کہ ایک
زمانہ مین ایک بڑا کٹر سنی تھا بحرین کا حاکم ہوا اور اوسکا وزیر اوس سی بھی
بڑا ہی کٹا تھا اور اوسی زیادہ عداوت و بغض رکہتا تھا بحرین کی رہنی والونسی
اسوجہہ سی کہ وہ شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت سی تھی اور ہر حیلہ و مکر سے
خواہان اونکی ایذا کا تھا پہر ایک دن حاکم شہر کی پاس گیا اور ہات مین اپنے
ایک انار لیگیا اور وہ والی شہر کو دیا والی شہر نی دیکہا کہ اوس انار پر یہ کہدا
ہوا تھا لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ و
ابو بکر و عمر و عثمان و علی خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم یعنی سوائی ایک خدا کی کوئی خدا نہین اور محمد صلعم اوسکے پیک ہین
اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی سب کی سب نائب اونکی ہین حاکم نی جو غور سی دیکہا
تو اوسی معلوم ہوا کہ یہہ نقش خود بخود اس انار پر ہوگیا ہی کسی آدمی نی نہین
بنایا پہر تو بہت غوط مین گیا اور وزیر سی کہا کہ واہ جی یہہ تو رافضیون کی مذہب
کی باطل کرنی کی کیا ہی کہلی ہوی دلیل ہے تو کیا مشورہ ہی تیرا اہل بحرین کی باب
مین وزیر نی کہا کہ وہ تو بڑی پکی رافضی ہین اور کہلم کہلا حقکی مٹی پر استیفن
چڑہائی رہتی ہین تو لازم ہی کہ دکہلایا جائے یہہ انار اونہین پس اگر وہ اسکی
وجہ سی سیدہی ڈہری پر چلی آئین تو انکو ثواب ہوا اور اگر اپنی ہٹ دہرمی پر اڑی رہین تو اونکی اولاد کٹ اور
بہول چوک سی جو کہین تو تین باتون سی جو چاہین اختیار کرین یا ذلت
اور رسوائی سی اپنی ہاتہہ سی جزیہ دین یا ایسا ہی کوئی اور انار اسکی جواب مین
لائین یا اونکی مرد ماری جائین اور اونکی عورتین بندی مین پکڑ لائی جائین پہر

بادشاہ نی اوسکی رای پسند کی عالمون اور سیدون کو بیدین کی درِ دولت
پر بلوایا اور اونہین وہ آثار دکہایا اور اونسی پوچہی ہیکہ لیسی یہ حکم دیا کہ یا تو اسکا
جواب دو یا جزیہ دو یا اپنی جانونسی ہاتہہ دہوؤ یہ سنکی وہ بچاری سُن
ہوگئی اور اونکی چہرونپر اوداسی چہاگئی ہوائیان اوڑنی لگین اور تہرتہر کانپنی لگی
اور اونہین سی بڑائی بڑائی لوگون نی جو سمجہدار تہی اوس ظالم سی تین دن
کی مہلت مانگی پہر اکٹہا ہو کی اضطرار مین یہ رائی ٹہرائی کہ بہت چنندہ دس
عابد و زاہد چنی پہر اونہین سی بہی تین آدمی جو خداپرستی مین ان سب کی بہی سرتاج
تہی چنی اور اونہین باری باری ایک سنسان جنگل اور چٹیل میدان مین بہیجا
اندہیری رات مین کہ رات بہر وہ بلک بلک کر روئی اور خداسی دعا کری اور
حجت خداسی فریادی ہو کہ اونہین اس بلای ناگہانی سی چہٹکارہ ہو الغرض
دو آدمی تو ناکام پہری تیسری دن عیسا کی بیٹی محمد کی نوبت آئی تو وہ
بیچاری اوس خاتمہ کی دن ننگی پاؤن تلملاتی اور بلبلاتی ہوی گئی اور
رات بہر گڑگڑاکے اور گہگیا گہگیا کی نماز و دعا مین اور حضرت صاحب
سی عرض و معروض کیا کی پچہلی پہر اوس مرد فاضل دیندار نی ایک خدا کی ولی
کو دیکہا کہ وہ اونسی فرماتا ہی کہ اس گہٹا ٹوپ رات مین اس ویران جنگل مین
تم کیون ٹکرا رہی ہو کچہ اپنا مطلب تو کہو اونہون نی کہا کہ مجہی میری
حال پر چہنی دو اور مجہسی ہمکلام نہو کہ مجہی بہت بڑی کام کی لو لگی
ہوئی ہے اور اوسی مین نہ دہراڈنگا مگر اوسکی سامنی کہ جو اوس آفت کے
دور کرنی کا بوتا رکہتا ہو اور وہ اس زمانہ کی امام ہین اوسنی فرمایا کہ او محمد

مین ہی تو صاحب العصر ہون اونہونے عرض کی کہ پہر تو آپ خود ہی میری
حال سی واقف ہونگی عرض کی کیا حاجت ہی محمد کہتی ہین کہ یہ سنکی حضرت نے
جو کچہہ حال گذرا تہا ہو بہو فرفر دہرا دیا جب جاکی میری جا مین جان آئی اور
مینی درخواست اوسکی حل کی کی فرمایا کہ او محمد اوس شریر وزیر کی گہر مین ایک
انار کا پیڑ ہی پہر جب وہ پہلتا ہی تو اوسنی ایک مٹی کا سانچا بنا رکہا ہے
کہ اوسکی دو ٹکڑی ہین اور ہر ٹکڑی پر وہی عبارت لکہی ہوی ہی جو تونی انار
پر کہدی ہوی دیکہی پہر وہ ہر انار کو اوسی مین رکہدیتا ہی اور مضبوط باندہ
دیتا ہی یہانتک کہ جب وہ اوسمین بڑہتا ہی تو اوسکی چہلکی پر وہی نقش
بنجاتا ہی تو کل جب تو حاکم کی پاس جانا تو کہنا کہ مین اسکا جواب نہ دونگا
مگر مکان مین وزیر کی پہر جب اوسکی مکان مین جانا تو دہنی کو ایک غرفہ معلوم
ہوگا تو اوسی جواب نہ دینا بلکہ اوسمین جاکی اور وہان پہونچکی سفید تہیلی مین رکہا
ہوا وہ سانچہ تجہی ملیگا اور وزیر اوس غرفی مین جانی سی بہت غرفش مچایگا
مگر تم اوسکی ایک بہی نہ سننا اور نہ اوسی اکیلا جانی دینا اور اوسی حجری اور کمری
مین جاکی اوس سانچی کو نکالکی بادشاہ کی سامنی اوسمین انار رکہکی اور نقش
اوسکا دکہاکی حق کا نقشا کہینچ دینا پہر اوس حاکم سی کہنا کہ اس شعبدی اور
کرشمی اور طلسم مین سانچی کی لاگ ہی مگر سانچ مین آنچ نہین میری پاس سبے
لاگ ایک اور سچ مچکا معجزہ ہی کہ اس انار مین رکہہ اور دہوئین کی سوا
اور کچہ نہین اور جو یہ تماشا دیکہنا ہو تو وزیر کو حکم دیجئے کہ وہ انار توڑے پہر جب وہ انار توڑیگا
تو اوسکی موںہہ اور داڑہی اور سر پر پڑیگا یہ سنکی تو وہ پہولون نہ سماتی تہے

یہانتک کہ چھپا چھپ اپنی قوم مین آکر اونہین خوشخبری دی اور جاکی وزیر کی مونہہ کو
جھلسا دیا پہر تو بادشاہ سی نہ رہا گیا وہ کہنی لگا کہ سچ بتاؤ کہ یہ بہید تمہین کسنی بتایا
انہون نی نام بنام اوسی امام بتای یہانتک کہ جب ذکر خیر پر حضرت کی آیا تو کہا
کہ انہون نے بتایا پہر تو اوسنی کہا کہ اپنا ہاتہہ بڑہاؤ تو مین تمسی بیعت کرون
اور بیشک مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بجز ایک خدا کی کوئی خدا نہین اور محمد
خدا کی پیک ہین اور حضرت علی بلا فاصلہ اونکی نائب ہین اور یہ سب امام برحق
ہین پہر اوسنی ایمان اختیار کیا اور اوس بی پیر وزیر کو قتل کیا اور بحرین والونسی
بھی عذر خواہ ہوا اور بڑی تعظیم و تکریم سی اونسی پیش آنی لگا اور محمد بن عیسی
کی قبر آج تک بحرین والونمین مشہور ہے اور گاہ گاہ وہ لوگ اوسکی زیارت کو جایا
کرتی ہین اور اونکی اس بزرگی کا چرچا کرتی رہتی ہین —

تنبیہ بارہوین اگر پوچہین کہ ائمہ علیہم السلام کی عصمت مین تیرا کیا اعتقاد
ہی تو جواب دی کہ بلا شبہہ ابتداء عمر سی انتہاء عمر تک کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ کسیطرحسی عمدا
یا سہوا اونسے سرزد نہین ہوا اور وہ نبی کیطرح معصوم ہین —

تنبیہ تیرہوین اگر پوچہین کہ پیمبرون اور امامون کی باپ دادون
کی ایمان اور کفر مین تیرا کیا اعتقاد ہی تو جواب دی کہ وہ سب موحد تھے
اور خدا کو ایک جانتی تھی اور مشرک نہ تھی اگر کہین کہ بت تراشنے والا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ تہا تو جواب دی کہ ٹہیک تو یہ ہی
کہ وہ حضرت ابراہیم کا چچا تھا اور اونکی والد کا نام تارخ تھا اور وہ آذر
کی چھوٹے بھائی تھی اور مشرک نہ تھی بلکہ ایمان اپنا مشرکونسی چھپائی رہتی

تنبیہ بارہوین

تنبیہ تیرہوین

تھی اور اوسیطرح مائین اور باپ دادا سب پیغمبرون اور امامون کی ایک
رہی خدا کی ماننے والی تھی اور مشرک نہ تھی ۔

چودھوین تنبیہ

چودھوین تنبیہ اگر پوچھین کہ وجوب نصب امام مین کیا اعتقادہی جواب
دی کہ اس مسئلہ مین میرا یہہ اعتقادہی کہ حقتعالی پر واجب ہی کہ امام کو معین
کری جیساکہ نبی کا بھیجنا حق تعالی پر واجب ہی پہر اگر کہین کہ کاہی سی جانا
تو نی کہ معین کرنا امام علیہم السلام کا اور مقرر کرنا پیغمبرون کا خدا پر واجب ہے
کہہ کہ اگر حق تعالی بندون کی ہدایت کی لئی پیغمبرون کو نہ بھیجتا اور امامونکو اونکے
مقرر نہ کرتا تو بندی جس عبادت کے لیئے پیدا کئی گئی ہین لایق اوسکی
نہ ہوتی پس پیدا کرنا اونکا بیکار ہوتا اور بیکار کام برا ہی اور برا کام ہرگز حقتعالی
سی سرزد نہین ہوتا تو اس بنا پر معین کرنا امام کا خدا پر واجب ہوگا ۔

پندرہوین تنبیہ

پندرہوین تنبیہ اگر تجھسی پوچھین کہ کیا اعتقادہی تیرا اون لوگون کی حق مین
کہ جنہون نی دشمنی اور عداوت کیوجہ سی امامونکی مخالفت کی اور اونسی لڑنی
بھڑنی پر مستعد ہوی اور اونکی شہادت کا باعث ہوی جواب دی کہ جس
شخص نے دشمنی ظاہر کی اور آمادہ لڑنی پر ہوا اور شہادت کا باعث حضرت
علی ابن ابیطالب علیہ السلام یا گیارہ فرزندون مین سی اونکی کسی امام کی ہوا وہ
کافر ہی اگرچہ ظاہر مین مسلمان ہو اور کلمہ پڑہتا ہو اگر کہین کاہی سے
جانا تو نی کہ جو دشمنی امامونسی رکہی اور اونسی لڑی وہ کافر ہی جواب دیے
کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا یا علی حربک حربی و سلمک سلمی
یعنی ای علی جو تمسی لڑی اور مخالفت کری تمہاری وہ مجھسی لڑا اور

اوسنی میری مخالفت کی اور جو تمسی موافقت اور صلح کرے اوسنے مجھسے موافقت
اور صلح کی اور ظاہر ہی کہ جو کوئی لڑیگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی وہ بیشبہہ کافر ہی
سولہوین تنبیہہ اگر تجھسے پوچھین کہ اصحاب جناب رسالتمآب کی باب مین تیرا
کیا اعتقاد ہی جواب دی کہ اصحاب دو طرح کی ہین مومن اور منافق یعنے دو رُخ
رکہنی والی کہ ظاہر مین ایماندار اور دوست ہین اور باطن مین اپنی اصلی کفر پر قایم
ہین اور دشمن ہین مومنون کو دوست رکہتا ہون اور دور او والونسی جو
دونو نہ ہون مین معتبر ہی مانند ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ کی بیزار ہون اگر پوچھین
کہ کاہی سی تجکو معلوم ہوا کہ یہہ تینون شخص اور انکی سوا اور بہی مومن نہ تہی جواب
دی کہ اس حدیث متفق علیہ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي مَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ
اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللهَ وَمَنْ اٰذَى اللهَ فَقَدْ كَفَرَ یعنی فاطمہ میری کلیجہ کا
ٹکڑا ہی جس شخص نے اوسی اذیت دی اوسنی مجہی اذیت دی اور جسنی مجہی اذیت
دی اوسنی خدا کو اذیت دی اور جسنی خدا کو اذیت دی وہ کافر ہوا مومن نہ ہونا ا
نوگونکا ثابت ہوا اسلئی کہ بیشک انہون نی اذیت دی حضرت فاطمہ علیہا
السلام کو اور اس سی کیا زیادہ اذیت ہوگی کہ فدک باغ چہین لیا اور گہر جلا دیا
اور حضرت محسن کا حمل ساقط ہونیکی باعث ہوی چنانچہ شہرستانی نے کتاب
مین جسکا نام ملل و نحل ہے لکہا ہی قَالَ النَّظَّامُ اِنَّ عُمَرَ ضَرَبَ بَطْنَ
فَاطِمَةَ حَتّٰى اَلْقَتِ الْمُحْسِنَ مِنْ بَطْنِهَا وَكَانَ يَصِيْحُ اَحْرِقُوا الدَّارَ
بِمَنْ فِيْهَا وَمَا كَانَ فِي الدَّارِ غَيْرُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ انتہی یعنی نظام نی کہ علماء مخالفین سی ہی کہا کہ عمر نے

سولہوین
تنبیہہ

بطن شریف حضرت فاطمہ علیہ السلام پر ایسی ضربت لگائی کہ بسبب اوسکی بیچ کا حمل ساقط ہوا اور حضرت محسن شہید ہوی اور وہ چیخ چیخ کی اپنی لوگونسی کہتا تہا کہ جلادو اس گہر کو مع اون لوگون کی جو اسمین ہین اور نہ تہا کوئی اوسمین سوای علی ع و فاطمہ ع و حسن ع و حسین ع علیہما السلام کی اور شان نزول مین آیہ واقی ہدایہ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا کہ بائیسوین پارہ مین سورۂ احزاب کی ہی مفسرون نی بیان کیا ہی کہ ایک شخص نے اصحاب مین سی کہا کہ اگر پیغمبر ص وفات کرینگی تو وہ شخص عائشہ سی نکاح کریگا اور ایک اور شخص کا بہی یہی قصد تہا اگرچہ زبان پر نہ لاتا تہا پس جناب باری نی یہ آیہ نازل فرمایا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ نہین جائز ہی تمہین کہ رنجیدہ کرو خدا کی پیغمبر کو اور نکاح کرو بیبیونسی اوسکی بعد اوسکی سچ سچ یہ بات خدا کی نزدیک بڑا گناہ ہی خواہ زبانسی کہو یا دلمین چہپا رکہو بیشک خدا ہر چیز جانتا ہی اور باقی احوال اون بدانجامونکی اور بدکاریان اونکی اون کتابونمین جو دونو مذہبونمین معتبر ہی لکہی ہین اور درمیان خلق کی مشہور ہین مثل اسکی کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نی وفات فرمائی چند دراوی والی دفن و کفن پیغمبر خدا ص کو چہوڑ کی بنی ساعدہ کی چہتی مین جمع ہوی اور خلافت غصب کی اور پہر حضرت فاطمہ علیہا السلام کو باغ فدک کی مقدمہ مین نہایت رنجیدہ کیا یہانتک کہ جبتک معصومہ ع مظلومہ زندہ رہین

اون اشقیا سی کلام نہ کیا اور ابوبکر نے سبکی سامنی اقرار کیا کہ شیطان اوس
شخص کی سر پر سوار رہوا ہی اور صاحب کشاف نی ربیع الابرار مین لکہا ہے
کہ نازل کین خدا نی شراب کی باب مین تین آیتین ایک یہہ ہی یسئلونک
عن الخمر والمیسر بعد نازل ہونی اس آیہ کی بعض اصحاب شراب پیتی تھے
اور بعضی اوسی اجتناب کرتی تھی یہانتک کہ ایک شخص نشہ مین نماز پڑہتی تھی اور کا ہذیان بکنے لگا
پس نازل ہوئی دوسری آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ
وانتم سکاری اسپر بہی بعضی باز نہ آئی اور شراب پیتی رہی یہانتک کہ عمر نی
بہی شراب پی اور ہڈی اونٹ کی جبڑی کی اوٹہا کی عبدالرحمن عوف کی سر پر لگائی اور
سر اوسکا پہٹ گیا اوسکی بعد عمر بیٹہا ہوا نوحہ پڑہتا تہا اور روتا تہا حال پر اون
کافرون کی کہ جو بدر کی لڑائی مین داخل جہنم ہوی تہی اور کچہہ اشعار پڑہتا تہا کہ اوسمین
انکار جناب رسالتماب کی نبوت اور قیامت کی اور روزہ کی واجب ہونیکا تہا لیکن
یہہ خبر جناب رسالتماب صلعم تک پہونچی اور وہ حضرت بہت خفا ہوی اور غصی مین
سہری ہی اسطرحسی برآمد ہوی ردائی مبارک او نحضرت کی کچہہ زمین پر کہچتی جاتی
تہی پہر حضرت نی ہات اوٹہایا اوسکی مارنیکو اوسوقت وہ ڈرا اور کہنی لگا کہ پناہ
مانگتا ہون مین خدا سی غیظ و غضب سی اوسکی رسول کی پہر یہہ آیت نازل ہوی
انما یرید الشیطان الایہ لطیفہ خود بیچارہ ابوبکر تو کہتی تہی کہ شیطان
مجہپر غالب ہی تو عمر پر بہی غالب ہوگا اسلئی کہ وہ تو بڑی بہائی عمر کی تہی اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ نی اخوت یعنی برادری اون دولون مین مقرر فرمائی تہی چنانچہ
سنیون نی یہہ روایت برادری اپنی کتابونمین لکہی ہی لیکن بڑی التعجب کے

بات یہہ ہی کہ اہل خلاف موافق عہدی سنت وگواہ چپت کی کہتی ہین کہ عمر کے
سایہ سی شیطان بہاگتا تھا اور ایک روایت بہی اس مضمون کی گہڑ کے
بیان کرتی ہین کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ محل عائشہ مین
کی پاس بیٹھی تھی اور راہ مین کچہ حبشی گانی بجاتی جاتی تھی پس عائشہ سے
جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ نی ارشاد کیا کہ ای عائشہ تماشا دیکہی گی
اوسنی کہا کہ ہان حضرت ؐ اپنی کندہی پر چہڑہا کی ناچ دکہانی لگی اور دوبار ارشاد
کیا کہ ای عائشہ ابہی تو سیر نہین ہوئی اوسنی جواب مین عرض کیا نہین نہین
محض اسلئی کہ ظاہر ہو کہ جناب رسالتمآب ؐ کس قدر مجہسی محبت کرتی ہین اور
کب تک اپنی کندہی پر مجہی لئی رہتی ہین یہانتک کہ خلیفہ ثانی آئی اور اونکی خوفسی
اون حبشیون نی ناچنا گانا چہوڑ کی اپنی اپنی راہ لی اوسوقت جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ و آلہ نی ارشاد کیا کہ مین دیکہتا ہون جنون اور انسان کی شیطانون
کی طرف کہ عمر کی سایہ سی بہاگتی ہین تعجب ہے کہ ابوبکر پر تو شیطان غالب
رہتا تہا وہ کیونکر عمر سی نہ بہاگا اور نہ عمر اوسی بہاگی یہہ دونو کیسی بہائی تہے
پہر اس سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ حدیث جہوٹی اور غلط ہی اور اگر صحیح
بہی فرض کیجائی تو مراد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کی یہ ہوگی
کہ ثانی لاثانی ایسی ہنکانی والی خلق کی تہی کہ اونکی سایہ اور ہمسایہ سی شیطان بہی
بہاگتا تہا چنانچہ شاعر کہتا ہی ؎ روزی بعمر رسید شیطان در راہ
شیطان بگر بخت تا نگردد گمراہ ۔ آواز عقبش دوید شیطان میگفت
لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور وصیت نامہ لکہنی دینا عمر کا اور دعوات اور

کاغذ حاضر نکریا اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی حقمین کہنا کہ وہ حضرت
مرض شدت مین بیہوش و حواس ہوگئی ہین اور کلام اونکا سماعت کی قابل
نہین اور کافی ہی ہمین کتاب خدا یہ بہت دلیل بڑی ہی اس امر پر کہ وہ بھی
مثل پہلی خلیفہ کے مطیع و فرمان بردار شیطان کی تھی اور کیونکر ممکن ہے مومن
سی کہ اوس سی ایسا امر سرزد ہو کہ جسمین نبی کی ذلت اور امت کی گمراہی خیال
کیجاوی اب رہ گئی بیچارہ تیسرے کہ کہنی کو تیسری ہین لیکن اصل مین نہ تین ہین
ہین نہ تیرہ مین تو اونسی بھی ایسی بدافعالیان ہو تیری ہوئین کہ شمہ اونکا
یہ ہی نکالدینا شہر سی ابوذر غفاری علیہ الرحمہ کا اور عمار یاسر کو طرح طرح
ایذا اور تکلیف دینا اور بنی امیہ کی فاسقون اور فاجرون کو شہرون مین حاکم
کرنا پیغمبر کے بڑی بڑی نیک فیقون پر اور جلانا قرآن مجید کا چنانچہ تفصیل
ان سب امرونکی معتبر کتابونمین اہل خلاف کی لکھی ہے غرض اوس سے ایسے افعال سرزد
ہوئی کہ تمام اصحاب برہم ہوی اور اکثر نے اوسکی قتل پر اتفاق کیا اور کسی نے
اوسکا ساتھ ندیا اور تین دن تک بیگور و کفن لاش اوسکی گھوری پر پڑی
رہی اگر جناب امیر علیہ السلام اوسی مومن جانتی تو ضرور کفن دیتی اور دفن
کرنیمین اوسکی شریک ہوتی اور اوسکی لاش پر نماز پڑہتی چنانچہ کتاب
صراط المستقیم مین لکھا ہی کہ ایک روز ابن جوزی نی کہا سلونی قبل ان
تفقدونی یعنی مجھسی پوچھو جس چیز کو چاہو پہلی اس سی کہ مجھی نہ پاؤ اور
مراد اوسکی یہ تھی کہ برابری کری اس قول مین حضرت امیر علیہ السلام سے
پس ایک عورت نی اوٹھہ کر کہا کہ لوگ کہتی ہین کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نی انتقال کیا مداین مین اور اون پر نماز پڑہنی اور اونہین دفن کرنی کی
جناب امیر علیہ السلام مدینہ سی مداین ایک ہی رات مین تشریف لیگئی اور نماز
پڑہکی اور دفن کرکی مدینہ مین آئے ہرچند کہ دونو شہرونمین فاصلہ ایک مہینی کی راہ
کا تہا ابن جوزی نی کہا کہ ہان اسیطرح لوگ کہتی ہین پہر سوال کیا اوس عورت
نی کہ عثمان قتل کیا گیا مدینہ مین اور حضرت امیر علیہ السلام بھی وہین تشریف رکھتی
تھی اور باوصف اسکی حضرت امیرؑ نی نماز جنازہ نہ پڑہی اور لاش اوسکی بیگور وکفن
پڑی رہنی دی ابن جوزی نی کہا کہ ہان یہہ روایت بھی صحیح ہے اوس عورت نی
کہا بس جانتی کہ یا حضرت امیر علیہ السلام معاذ اللہ خاطی ہون اور اسی کوئی
عاقل تجویز کریگا یا یہہ عثمان سو مومن اور مسلمان نہو بس حیران و خاموش ہوگیا
ابن جوزی اور اپنی خفت شانیکو موافق مثل سوال از آسمان وجواب از ریسمان
کی کہنی لگا کہ اگر تو اپنی شوہر کی اجازت سی گھر سی باہر نکلی ہی تو لعنت خدا کی اوسپر
ہو اور اگر بی اجازت اپنی شوہر کی تو خود اپنی گھر سی نکلی ہی تو لعنت خدا کی تجہپر
ہو اوس عورت نی جواب مین کہا بیشبہہ کہ عائشہ اپنی گھر سی نکل کے بصرہ مین
گئی اور خوب لڑی تہی حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی پس کیا کہتا ہی
تو آیا اجازت لی تھی عائشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی یا بی اجازت گھر سی
باہر نکلی تھی یہہ سنکی وہ چپ ہوگیا اور بہت پشیمان ہوا اور معاویہ کی بد اعتقادی
کی لئی یہہ بات کافی ہی کہ نفس رسولؐ وزوج بتولؑ حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی باب مین وہ شخص ایسی کلمات بی ادبانہ
اپنی زبان پر جاری کرتا تہا کہ جسکی بیان سی اور سننی سی مومنون کی دل

کتاب ہون چنانچہ عبد الحمید بن عبد الحدید معتزلی نے اپنی اوستاد عثمان
جاحظ سی نقل کیا ہی کہ معویہ آخر خطبہ جمعہ مین بدگوئی و بدزبانی کرتا تھا حق مین
آنحضرت کی اور لڑائی بھڑائی اور مقابلہ اوس باغی کا اور افعال طلحہ و زبیر کے
کی اظہر من الشمس اور بہت بڑی دلیل ہین و اوپر اون بدبختون کی اور
تفصیل احوال ان قصون کا کتابون مین بڑی بڑی فریقین کے لکھا ہی —
سترہوین تنبیہ اگر پوچھین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
بیویونکی باب مین تیرا کیا اعتقاد ہی جواب دی کہ ہر ایک بیوی آنحضرت
صلعم کی ام المومنین یعنی مومنون کی مان ہی اور جو اونمین سے خدا اور رسول خدا
کی مطیع و فرمان بردار تہین اونہین اچھا جانتا ہون اور تعظیم و تکریم واجب
سمجھتا ہون مثل حضرت خدیجہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی اور جنہون نی حکم
خدا اور رسول خداصلعم کی خلاف کیا مثل ام المومنین عائشہ اور حفصہ کی اونہین
برا جانتا ہون کہ وہ خدا و رسول کی نافرمانی اور و اوکی سبب سی نبی ص کے
بیوی ہونیکی شرف سی باہر ہوگئین اور عائشہ کا عداوت اور لڑائی بھڑائی سے
جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت ہوا اور حفصہ کا اور اوسی ظاہر ہوا اگر
تعجب کی راہ سی پوچھین بھلا کہین ہوسکتا ہی کہ بیویان آنحضرت کی ہون
ہرچند کہ رات دن صحبت مین آنحضرت کی رہکر فایدی حاصل کرتی تہین تو جواب
دی کہ یہ تعجب کا مقام نہین اسلئی کہ بیوی حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ دوزخ والی
تہین اور قرآن شریف مین جہان عائشہ اور حفصہ پر خدا نی عتاب فرمایا ہی
مثال حضرت نوح کی عورت کی دی ہی —

تنبیہ اٹھارویں اگر سوال کریں کہ قیامت صغرا اور قیامت
کبرا کی باب میں کیا اعتقاد ہے اور ان دونو کے کیا معنے ہیں تو
جواب دے کہ بلاشک وشبہہ قیامت صغری وکبری ہونیوالی ہیں
اور معنی قیامت صغری کے یہہ ہیں کہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام
ظہور فرمائیں گے اور دنیا کو پُر از عدل و داد کریں گے بعد اسکے کہ فتنہ فساد
سے مملو ہو اور قیامت کبری کے معنے یہہ ہیں کہ مرنیکے بعد سب زندہ
ہونگے اور جزاے عمل نیک اور سزاے عمل بد پائینگے تنبیہ انیسویں
اگر سوال کریں کہ فروع دین کے کئے ہیں تو جواب دے کہ چھہ ہیں
اول نماز دوسرے روزہ تیسرے حج چوتھے زکوٰۃ پانچویں خمس
چھٹے جہاد فقط

تمت

تمام شد بتاریخ ۲۳ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ ہجری
مطابق بست ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۶ عیسوی در مطبع
اثنا عشری واقع لکھنؤ محلہ وزیر گنج باہتمام
سید عابد علی حلیہ انطباع پوشید